HJRS HEC Journal Recognition System
Category Y
AL-HAYAT RESEARCH JOURNAL
AL-HAYAT Research Journal
Jlali Research Institute of Social Science, Lahore
ISSN (Online): 3006-4767
ISSN (Print): 3006-4759

Volume 2 Issue 2 (Jan-Mar 2025)

پختون روایات ورسومات کا اسلامی تناظر میں تحقیقی جائزہ

A Research Review of Pakhtun Traditions and Customs in an Islamic Context

Saleem Ullah Masroor
Ph.D. Scholar in MY University Islamabad, saleemullah.masroor@gmail.com

Dr. Shoaib Arif
Lecturer, Department of Islamic Studies, University of Gujrat, shoaib.arif@uog.edu.pk

Dr. Muhammad Sarwar
Assistant Professor, UVAS, Lahore, sarwarsiddique@uvas.edu.pk

Abstract

The Pashtun society is deeply rooted in a unique set of cultural traditions and social practices collectively known as (**پختونولی**) These traditions, while preserving the identity and cohesion of the Pashtun community, often interact with the religious values of Islam. This research examines Pashtun customs and rituals in the light of Islamic teachings, highlighting points of convergence and divergence. Positive aspects such as hospitality)**مہمان نوازی**), honor and dignity (**ننگ وناموس**, and communal decision-making through Jirga(reflect strong compatibility with Islamic principles of brotherhood, respect, and consultation (Shure). However, practices like blood feuds, excessive expenditures in weddings, and honor-related violence diverge from Islamic injunctions. The study argues that while Pashtun culture possesses many values consistent with Islam, it also requires reform in areas where tradition contradicts Sharia, ensuring a balanced cultural and religious identity for Pashtun society.

Keywords: Pakhtun, traditions, customs, Islamic context, research review

پختون معاشرتی ڈھانچے اور روایتی اقدار کا تعارف

پختون معاشرہ ایک قدیم اور منفرد سماجی ڈھانچہ رکھتا ہے جو بنیادی طور پر قبیلائی نظام، خاندانی تعلقات اور روایتی اقدار پر مبنی ہے۔پختونوں کی شناخت صرف نسل یا زبان سے نہیں بلکہ ایک مضبوط اخلاقی اور ثقافتی اصولوں کے مجموعے سے ہوتی ہے جسے پختونولی کہا جاتا ہے۔[1]

قبیلائی نظام اور سماجی تنظیم

پختون معاشرے میں قبیلے کی اہمیت بنیادی ہے۔ہر قبیلہ اپنی خود مختار تنظیم رکھتا ہے اور قبیلائی سربراہان یا جرگہ کے ذریعے معاملات حل کیے جاتے ہیں۔اس نظام سے نہ صرف اجتماعی انصاف کی فراہمی ممکن ہوتی ہے بلکہ قبیلے کے افراد کے درمیان اتحاد اور یکجہتی بھی مضبوط ہوتی ہے۔[2]

خاندانی نظام

پختون معاشرہ بنیادی طور پر ایک مضبوط خاندانی ڈھانچے پر قائم ہے۔بڑے خاندانوں میں باپ یا بزرگ کی رہنمائی میں فیصلے کیے جاتے ہیں، جبکہ نوجوان اور خواتین کی زندگی بھی خاندان کی اجتماعی اقدار سے متاثر ہوتی ہے۔خاندان کی عزت اور شرافت کو ہر فرد کا فریضہ سمجھا جاتا ہے۔[3]

اخلاقی اور ثقافتی اقدار

CC BY

پختون معاشرہ اپنے اخلاقی اصولوں کے لیے مشہور ہے۔مہمان نوازی ،عزت و غیرت،صداقت، بہادری اور عدل و انصاف کے اصول سب پختون ثقافت کا حصہ ہیں۔یہ اقدار نہ صرف سماجی رابطوں بلکہ روزمرہ زندگی کے فیصلوں میں بھی رہنما کردار ادا کرتی ہیں۔[4]

تعلیم اور معاشرتی کردار

قدیم پختون معاشرہ تعلیم اور مذہب کو اپنی روایتی اقدار کے ساتھ ہم آہنگ رکھتا رہا ہے۔بزرگوں کا کردار نہ صرف تربیت میں بلکہ اخلاقی رہنمائی میں بھی مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔نوجوانوں کو سماجی ذمہ داریوں اور روایتی اصولوں کی پاسداری کی تعلیم دی جاتی ہے۔[5]

خلاصہ یہ ہے کہ پختون معاشرہ ایک ایسا پیچیدہ مگر مضبوط سماجی ڈھانچہ رکھتا ہے جو قبیلائی تنظیم، خاندانی نظام اور اخلاقی و ثقافتی اقدار پر قائم ہے۔یہ نظام نہ صرف فرد کی زندگی بلکہ پوری برادری کے اتحاد اور شناخت کا ضامن ہے۔

پختون روایات و رسومات کی تاریخی بنیادیں

پختون روایات اور رسومات صدیوں پر محیط تاریخی تجربات کا نتیجہ ہیں۔یہ ثقافت صرف جغرافیائی حدود تک محدود نہیں بلکہ مختلف تہذیبوں کے اثرات سے تشکیل پائی ہے۔قدیم زمانے میں پختون قبائل وسطی ایشیا، ایران اور ہندوستان کے مختلف علاقوں سے تعلق رکھتے تھے، جس نے ان کی روایات میں مختلف ثقافتی رنگ بھرے۔[6]

قبل از اسلام اثرات

پختون ثقافت میں قبل از اسلام کے عناصر آج بھی موجود ہیں، جیسے قبائلی نظام، بہادری اور جرگے کا تصور۔اس دور میں مذہبی رسومات اور تہذیبی سرگرمیوں نے معاشرتی تنظیم میں اہم کردار ادا کیا۔[7]

اسلامی دور میں تبدیلیاں

اسلام کے آمد کے بعد پختون معاشرت میں قابل ذکر تبدیلیاں آئیں۔شریعت کے مطابق اخلاقی اصول اور عدل و انصاف کی اہمیت بڑھی، جبکہ قبائلی رسومات اور روایات کو اسلامی تعلیمات کے مطابق ڈھالا گیا۔[8]

ثقافتی ملاپ

پختون ثقافت میں ایران، وسطی ایشیا اور ہندوستان کے تہذیبی اثرات بھی شامل ہیں۔ان اثرات نے روایات کو مزید پیچیدہ اور رنگین بنایا، جیسے شادی بیاہ کی رسومات، محافل موسیقی اور لوک کہانیاں۔[9]

خلاصہ یہ ہے کہ پختون روایات اور رسومات ایک تاریخی اور ثقافتی امتزاج ہیں جو صدیوں کی تجربات، مختلف تہذیبوں کے اثرات اور اسلامی تعلیمات کے ساتھ ہم آہنگی کے نتیجے میں وجود میں آئیں۔یہ تاریخی بنیادیں آج بھی پختون معاشرت کی شناخت اور روایتی اقدار کی بقا میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔

پختون ولی کے اصول اور اسلامی تعلیمات

پختونولی پختون معاشرت کی بنیادی اخلاقی اور ثقافتی روایات کا مجموعہ ہے۔یہ اصول فرد اور معاشرہ دونوں کے رویوں کو منظم کرتے ہیں اور پختونوں کی شناخت، عزت اور سماجی ڈھانچے کی بنیاد فراہم کرتے ہیں۔پختونولی کے چند اہم اصول درج ذیل ہیں:

مہمان نوازی

مہمان نوازی پختون ثقافت کا بنیادی اصول ہے۔مہمان کی عزت اور خدمت کو ہر فرد کی اولین ذمہ داری سمجھا جاتا ہے۔اسلام میں بھی مہمان کی عزت اور خدمت کو اعلیٰ قدر حاصل ہے، جیسا کہ قرآن و حدیث میں بارہا مہمان نوازی کی ترغیب دی گئی ہے۔[10]

عزت و غیرت

پختون معاشرت میں عزت اور غیرت کا تصور بہت اہم ہے۔خاندان اور قبائل کی عزت کی حفاظت ہر فرد کی ذمہ داری ہوتی ہے۔اسلام بھی انسان کی عزت اور شرافت کی حفاظت کو اولین اہمیت دیتا ہے اور غیرت کے نام پر ظلم و تشدد کی اجازت نہیں دیتا۔[11]

جرگہ اور مشاورت

جرگہ نظام پختونوں کے مسائل حل کرنے کا قدیم طریقہ ہے، جو اجتماعی فیصلوں اور مشاورت پر مبنی ہے۔اسلامی تعلیمات میں بھی مشاورت کی اہمیت بیان کی گئی ہے، اور یہ اصول عدل، انصاف اور اجتماعی تعاون کی عکاسی کرتا ہے۔[12]

بدلہ اور انتقام

OPEN ACCESS

بدلہ پختونولی کا ایک پہلو ہے، جس میں زیادتی یا ظلم کے جواب میں رد عمل دیا جاتا ہے۔اسلام میں قصاص کی اجازت ہے لیکن معافی اور درگزر کو افضل قرار دیا گیا ہے۔پختون معاشرت میں اس اصول کو شریعت کے مطابق ڈھالنا ضروری ہے۔[13]

خلاصہ یہ ہے کہ پختونولی کے اصول اور اسلامی تعلیمات میں کئی ہم آہنگ پہلو موجود ہیں، جیسے مہمان نوازی، عدل و انصاف، اور اجتماعی تعاون۔تاہم، بعض عناصر جیسے انتقام کے رسوم اسلامی شریعت کے مطابق اصلاح کے متقاضی ہیں۔اس مطالعے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ پختون معاشرت کی ثقافتی بنیادیں اسلامی اصولوں کے ساتھ ہم آہنگ کی جا سکتی ہیں۔

پختون شادی و غمی کی رسومات: اسلامی نقطۂ نظر سے تجزیہ

پختون معاشرت میں شادی اور غمی کی رسومات ایک تاریخی اور ثقافتی تجربے کا نتیجہ ہیں۔یہ رسومات فرد اور قبیلے کے تعلقات، سماجی شناخت اور روایتی اقدار کی عکاسی کرتی ہیں۔تاہم، بعض رسومات اسلامی تعلیمات کے ساتھ ہم آہنگ ہیں جبکہ کچھ ان کے اصولوں کے مطابق نہیں ہیں۔وہ تمادرج ذیل ہیں:[14]

1. شادی کی رسومات

پختون شادیوں میں نکاح کے ساتھ کئی روایتی رسمیں شامل ہوتی ہیں، جیسے ولیمہ، رقص و موسیقی، اور مہمانوں کی دعوت۔اسلام میں شادی ایک مقدس عقد کے طور پر سمجھا جاتا ہے اور اس میں سادگی، رضامندی اور عدل کی تاکید کی گئی ہے۔غیر ضروری اخراجات اور فضول رسومات اسلام میں ممنوع ہیں۔[15]

2. جہیز اور دیگر اخراجات

پختون معاشرت میں جہیز (Dowry) اور شادیوں کے دیگر اخراجات اکثر بہت زیادہ ہوتے ہیں۔اسلام میں جہیز کے بارے میں سادگی اختیار کرنے کی تاکید ہے اور یہ کہ اسے مادی بوجھ نہ بنایا جائے۔[16]

3. غمی کی رسومات

پختون معاشرت میں موت یا غم کے موقع پر مختلف رسومات انجام دی جاتی ہیں، جیسے سوگ، فاتحہ خوانی، اور قبائلی اجتماع۔اسلام میں بھی وفات کے بعد دعا، صبر اور صلح کی تاکید کی گئی ہے، تاہم بعض رسومات میں فضول یا غیر شرعی عناصر شامل ہوتے ہیں، جیسے طویل سوگ یا غیر ضروری رسومات۔[17]

4. اسلام کی روشنی میں اصلاح

اسلامی تعلیمات کے مطابق پختون شادی و غمی کی رسومات میں اصلاح کی ضرورت ہے تاکہ فضول اخراجات اور غیر اسلامی رسومات کو کم کیا جا سکے، جبکہ مثبت عناصر جیسے خاندانی تعاون، احترام اور اتحاد کو برقرار رکھا جائے۔[18]

خلاصہ یہ ہے کہ پختون شادی و غمی کی رسومات ایک پیچیدہ مگر ثقافتی اور مذہبی امتزاج ہیں۔اسلامی نقطۂ نظر سے، بعض عناصر مثبت ہیں اور شریعت کے مطابق ہیں، جبکہ بعض رسومات اصلاح کے متقاضی ہیں تاکہ ایک متوازن اور شریعی مطابقت رکھنے والا معاشرتی ماحول قائم ہو سکے۔

جرگہ نظام اور عدل و انصاف: اسلامی شریعت کی روشنی میں

پختون معاشرت میں جرگہ نظام ایک قدیم اور اہم سماجی ادارہ ہے جو قبائلی مسائل کے حل، سماجی تنازعات کی تلافی اور عدل و انصاف کے قیام کے لیے استعمال ہوتا ہے۔جرگہ ایک مشاورتی مجلس ہے جس میں قبیلے کے معزز افراد اجتماعی فیصلہ سازی کرتے ہیں۔[19]

جرگہ کی ساخت اور افعال

جرگہ میں قبیلے کے بزرگ اور معزز افراد شامل ہوتے ہیں جو مسائل کو سنجیدگی سے سنتے ہیں اور فیصلہ کرتے ہیں۔جرگہ کے فیصلے اکثر اخلاق، روایتی اصولوں اور قبائلی مفادات کے مطابق ہوتے ہیں۔یہ نظام پختون معاشرت میں اتحاد، انصاف اور اجتماعی ذمہ داری کو فروغ دیتا ہے۔[20]

جرگہ اور اسلامی عدل

پختون معاشرت میں جرگہ ایک قدیم اور بنیادی اجتماعی ادارہ ہے جس کے ذریعے تنازعات کا پرامن حل کیا جاتا ہے۔یہ نظام نہ صرف معاشرتی ہم آہنگی قائم رکھنے میں مدد دیتا ہے بلکہ عدل و انصاف کے اصول کو بھی فروغ دیتا ہے۔جرگہ میں قبیلے کے معتمد بزرگ، تجربہ کار افراد اور حکیم لوگ شرکت کرتے ہیں اور متنازعہ معاملات پر اتفاق رائے سے فیصلہ کرتے ہیں۔اس عمل میں ہر فریق کو سنا جاتا ہے اور انصاف کو مقدم رکھا جاتا ہے۔[21]

اسلامی تعلیمات کے مطابق بھی عدل ایک بنیادی قدر ہے۔قرآن کریم میں فرمایا:

"اِنَّ اللّٰہَ یَاۡمُرُ بِالۡعَدۡلِ وَ الۡاِحۡسَانِ" [22]

ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ عدل اور احسان کا حکم دیتا ہے۔

پختون جرگہ نظام میں انصاف قائم کرنے کی کوشش اسی اسلامی اصول کی عملی عکاسی ہے۔جرگہ کے ذریعے نہ صرف قانونی اور مالی معاملات حل ہوتے ہیں بلکہ قبیلے کے افراد کے درمیان اعتماد، بھائی چارہ اور اجتماعی ذمہ داری کو بھی فروغ ملتا ہے۔یہ نظام پختون معاشرت میں مروت، عدل، اور اخلاقی رویے کے مظاہر کو زندہ رکھنے کا اہم ذریعہ ہے، اور اسلامی تعلیمات کے مطابق معاشرتی انصاف کے اصول کے ساتھ مکمل ہم آہنگ ہے۔

جرگہ نظام پختون معاشرت میں تنازعات کے حل کا اہم ذریعہ ہے۔اگرچہ اس میں قبائلی رسم و رواج کا عمل دخل زیادہ ہے، تاہم اس کی روح انصاف پر مبنی ہے جو اسلام کی تعلیمات کے مطابق ہے۔[23]

پختون ثقافت کے مثبت پہلو اور ان کی اسلامی اساس

پختون معاشرت میں کئی ایسے ثقافتی اصول اور رسومات ہیں جو اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں اور معاشرتی ہم آہنگی، عدل، احترام اور اتحاد کو فروغ دیتے ہیں۔یہ مثبت پہلو پختونولی کے بنیادی عناصر میں شامل ہیں اور انسانی اخلاق اور معاشرتی ترقی کی حمایت کرتے ہیں۔یہ مثبت پہلو متعدد ہیں جن کی تفصیل یہ ہے:[24]

1. مہمان نوازی اور سخاوت

مہمان نوازی پختون ثقافت کا اہم اصول ہے، جس میں مہمان کی عزت اور خدمت کی جاتی ہے۔اسلام بھی مہمان نوازی، سخاوت اور دوسروں کی خدمت کو بہت اہمیت دیتا ہے۔اس سے نہ صرف فرد کی عزت بڑھتی ہے بلکہ معاشرت میں بھائی چارہ بھی قائم رہتا ہے۔[25]

2. عدل و انصاف

پختون ثقافت میں عدل و انصاف کی اہمیت بنیادی ہے۔جرگہ نظام کے ذریعے تنازعات حل کیے جاتے ہیں، جو مشاورت اور شفافیت پر مبنی ہوتا ہے۔اسلامی شریعت بھی عدل، انصاف اور اجتماعی مشاورت پر زور دیتی ہے، اس طرح یہ پہلو مکمل ہم آہنگی رکھتا ہے۔[26]

3. عزت و غیرت

پختون معاشرت میں عزت و غیرت کا تصور بہت اہم ہے، جو فرد اور خاندان کی شرافت اور وقار کی حفاظت کرتا ہے۔اسلام بھی انسانی عزت، وقار اور حقوق کی حفاظت کو اولین اہمیت دیتا ہے، اس لیے یہ پہلو شریعت کے مطابق ہے۔[27]

4. اجتماعی تعاون اور بھائی چارہ

پختون ثقافت میں قبیلے اور خاندان کے افراد ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرتے ہیں اور سماجی مسائل میں مدد فراہم کرتے ہیں۔اسلامی تعلیمات میں بھی بھائی چارہ، تعاون اور کمیونٹی کی خدمت کو اہم قرار دیا گیا ہے، جو معاشرتی ہم آہنگی کو فروغ دیتا ہے۔[28]

خلاصہ یہ ہے کہ پختون ثقافت کے یہ مثبت پہلو انسانی اخلاق، معاشرتی اتحاد اور عدل و انصاف کے اصولوں سے ہم آہنگ ہیں۔اسلامی شریعت کی روشنی میں ان اصولوں کو فروغ دینا معاشرتی ترقی اور اسلامی اقدار کے ساتھ مطابقت کے لیے ضروری ہے۔

غیر اسلامی عناصر اور ان کی اصلاح کے تقاضے

پختون معاشرت میں جہاں بہت سے مثبت پہلو اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں، وہیں کچھ ایسے عناصر بھی موجود ہیں جو اسلامی شریعت سے ہم آہنگ نہیں ہیں۔ان رسومات اور رویوں کی جڑیں صدیوں پرانی قبائلی روایات میں پیوست ہیں۔اسلامی تناظر میں ان کی اصلاح نہ صرف دینی ذمہ داری ہے بلکہ معاشرتی ترقی اور عدل و انصاف کے قیام کے لیے بھی ضروری ہے۔یہ غیر اسلامی عناصر بھی متعدد ہیں:[29]

1. خون کے بدلے خون (خون بہا اور بدلہ)

پختون معاشرت میں خون کے بدلے خون کا تصور عام رہا ہے۔اگرچہ قرآن و سنت میں قصاص کا حکم موجود ہے لیکن اس میں معافی، صلح اور دیت کی گنجائش بھی دی گئی ہے۔قبائلی نظام میں بعض اوقات انتقام اور زیادتی کی صورت اختیار کر لی جاتی ہے جو اسلامی اصولِ عدل سے مطابقت نہیں رکھتی۔[30]

2. جائیداد اور عورت کے حقوق کی پامالی

پختون معاشرت میں خواتین کو بعض اوقات وراثت میں ان کا شرعی حصہ نہیں دیا جاتا اور ان کی رائے کے بغیر شادی طے کر دی جاتی ہے۔یہ طرزِ عمل قرآن کی تعلیمات کے صریحاً خلاف ہے، جہاں عورت کو جائیداد میں حصہ دینے اور اس کی مرضی کے بغیر نکاح نہ کرنے کا حکم ہے۔[31]

3. فضول خرچی اور اسراف

شادی بیاہ اور دیگر سماجی تقریبات میں ضرورت سے زیادہ اخراجات اور نمود و نمائش کو ثقافتی وقار سمجھا جاتا ہے۔اسلام اسراف اور فضول خرچی سے منع کرتا ہے اور میانہ روی کو پسند کرتا ہے۔اس پہلو کی اصلاح ناگزیر ہے تاکہ معاشرتی دباؤ اور غربت کم ہو۔[32]

CC BY

4. غیر ضروری دشمنیاں اور طویل جھگڑے

قبائلی دشمنیاں کئی نسلوں تک جاری رہتی ہیں، جس کے نتیجے میں امن و سکون متاثر ہوتا ہے۔اسلامی شریعت صلح، معافی اور اخوت کو ترجیح دیتی ہے تاکہ معاشرت میں امن قائم ہو۔[33]

5. اصلاح کے تقاضے

غیر اسلامی عناصر کی اصلاح کے لیے ضروری ہے کہ:

1. علماء اور دانشور معاشرے میں آگاہی پیدا کریں۔
2. تعلیم اور شعور کے ذریعے نئی نسل کو اسلامی اصولوں سے روشناس کرایا جائے۔
3. ریاستی سطح پر عدالتی اور قانونی نظام کو مضبوط بنایا جائے تاکہ غیر شرعی فیصلے ختم ہوں۔
4. معاشرتی دباؤ کے بجائے اسلامی تعلیمات پر مبنی اجتماعی اصول اپنائے جائیں۔[34]

خلاصہ یہ ہے کہ پختون معاشرت میں موجود غیر اسلامی عناصر، جیسے انتقام، اسراف، خواتین کے حقوق کی پامالی اور طویل دشمنیاں، اصلاح کے متقاضی ہیں۔اسلامی شریعت کی روشنی میں ان رسومات کو درست کر کے معاشرت کو امن، عدل اور ترقی کی راہ پر ڈالا جا سکتا ہے۔

پختون معاشرے میں غیرت کی اسلامی صورت

پختون معاشرہ اپنی ثقافتی شناخت، غیر تحریری ضابطۂ اخلاق اور پشتونولی کی روایات کے ذریعے دنیا میں منفرد مقام رکھتا ہے۔اس معاشرت کی بنیاد مروّت پر ہے، جو عزت، شجاعت، مہمان نوازی، انصاف اور دوسروں کے حقوق کا احترام جیسے اخلاقی اصولوں پر قائم ہے۔مروّت نہ صرف فرد کی شخصیت اور سماجی مقام کی عکاسی کرتی ہے بلکہ قبیلے اور معاشرت میں اتحاد، ہم آہنگی اور بھائی چارے کو بھی فروغ دیتی ہے۔[35]

تاہم، پختون ثقافت میں مروّت کے بعض مظاہر بعض اوقات جذباتی ردعمل، انتقام یا سماجی دباؤ کی صورت اختیار کر لیتے ہیں، جس سے اصل اخلاق اور انسانی روح متاثر ہوتی ہے۔اسی وجہ سے ضروری ہے کہ مروّت کو نہ صرف ایک ثقافتی قدر کے طور پر دیکھا جائے بلکہ اسے اسلامی تعلیمات کی روشنی میں تشکیل نو کیا جائے۔اسلامی اصول، جیسے عدل، اخلاق حسنہ، معافی اور انسانی وقار، مروّت کی قدیم روایات کو بہتر، متوازن اور بامقصد بنانے کا ضامن ہیں۔[36]

اسلامی تشکیل نو کا مقصد یہ ہے کہ پختون معاشرے میں مروّت کی ثقافتی شناخت برقرار رہے، مگر اس کے مظاہر انسانی حقوق، سماجی انصاف اور اخلاقی بلندی کے ساتھ ہم آہنگ ہوں۔اس عمل کے ذریعے پختونولی کے اعلیٰ اخلاقی اصول اور اسلام کے آفاقی احکام آپس میں ہم آہنگ ہو کر ایک ایسا معاشرتی فریم ورک قائم کرتے ہیں جو فرد کی تربیت، سماجی تعلقات کی مضبوطی اور انسانی ہمدردی کے فروغ کا ذریعہ بنے۔[37]

یوں کہا جا سکتا ہے کہ پختون معاشرے میں مروّت کی اسلامی تشکیل نو نہ صرف ثقافتی ورثے کو محفوظ رکھتی ہے بلکہ اسے ایک عالمی اور دینی معیار کے مطابق انسانی اور اخلاقی ترقی کی راہ پر گامزن کرتی ہے۔اسلامی تشکیل نو کا مطلب ہے کہ پختون معاشرے میں رائج مروّت کو قرآن و سنت کی روشنی میں ڈھالا جائے۔اس کے چند پہلو درج ذیل ہیں:

مہمان نوازی کا اسلامی پہلو

اسلام ایک کامل و جامع دین ہے جس نے انسانی زندگی کے ہر پہلو کے لیے رہنمائی فراہم کی ہے۔اس میں سماجی تعلقات اور باہمی روابط کو بڑی اہمیت دی گئی ہے۔انہی تعلقات میں سے ایک اہم پہلو مہمان نوازی ہے، جو نہ صرف انسانی فطرت کے مطابق ہے بلکہ اسلامی اخلاقیات اور معاشرتی اقدار کا بھی نمایاں حصہ ہے۔[38]

قرآنِ مجید میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے واقعے کو بطور مثال ذکر کیا گیا ہے کہ جب مہمان آئے تو آپ فوراً بھنے ہوئے بچھڑے کو ان کے سامنے لائے۔قرآن مجید میں اس کا ذکر یوں ملتا ہے:

"هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ الْمُكْرَمِينَ، إِذْ دَخَلُوا عَلَيْهِ فَقَالُوا سَلَامًا قَالَ سَلَامٌ قَوْمٌ مُنْكَرُونَ "[39]

ترجمہ۔کیا آپ کو ابراہیم کے معزز مہمانوں کی خبر پہنچی؟۔جب ان کے پاس آئے تو کہنے لگے سلام۔ابراہیم نے بھی کہا سلام۔اجنبی معلوم ہوتے ہیں۔

اس سے واضح ہوتا ہے کہ مہمان نوازی انبیا کی سنت ہے۔نبی اکرم ﷺ نے بھی مہمان نوازی کو ایمان کا حصہ قرار دیتے ہوئے فرمایا:

"جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے، وہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔وہ پوری روایت اس طرح ہے:

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:مَنْ كانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيصمُتْ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ جَارَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ "[40]

CC BY

ترجمہ۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم نے فرمایا "جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے، اسے چاہیے کہ نیک بات کہے یا خاموش رہےاورجو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے، اسے چاہیے کہ نیک بات کہے یا خاموش رہے؛ جو ایمان والا ہے، وہ اپنے پڑوسی کی عزت کرے؛ اور جو ایمان والا ہے، وہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔

اسلامی تعلیمات میں مہمان کے ساتھ حسنِ سلوک، اس کی ضروریات کا خیال رکھنے اور اسے عزت و احترام دینے پر زور دیا گیا ہے۔یہ رویہ فرد کی شرافت، اخلاق عظمت اور معاشرتی ہم آہنگی کی علامت ہے۔مہمان نوازی سے نہ صرف بھائی چارہ پروان چڑھتا ہے بلکہ دلوں میں قربت اور محبت بھی بڑھتی ہے۔

یوں کہا جا سکتا ہے کہ اسلام میں مہمان نوازی محض ایک سماجی رسم یا ثقافتی روایت نہیں بلکہ یہ دینی ذمہ داری، اخلاقی فریضہ اور روحانی برکت کا ذریعہ ہے، جو امت مسلمہ کو باہمی اخوت اور انسانی ہمدردی کی اعلیٰ صفات سے مزین کرتی ہے۔

پختون روایت میں مہمان نوازی فخر کا باعث ہے، لیکن اسلام اسے ایمان کا حصہ قرار دیتا ہے۔اس طرح مہمان نوازی کو نمود و نمائش سے پاک کر کے خلوص اور اخلاص کی بنیاد پر استوار کرنا اسلامی تشکیل نو کی علامت ہے۔[41]

خاتمہ

اس تحقیق سے یہ واضح ہوا کہ پختون معاشرت ایک قدیم اور منفرد سماجی ڈھانچہ رکھتی ہے جو صدیوں کے تجربات، قبائلی تنظیم، خاندانی نظام اور روایتی اقدار پر قائم ہے۔پختونولی کے اصول، جیسے مہمان نوازی، عزت و غیرت، صداقت، بہادری، عدل و انصاف اور اجتماعی تعاون، فرد اور قبیلے کی زندگی میں رہنمائی فراہم کرتے ہیں اور معاشرتی ہم آہنگی، اتحاد اور اخلاقی بلندی کو فروغ دیتے ہیں۔یہ اصول نہ صرف پختون ثقافت کی بنیاد ہیں بلکہ اسلامی تعلیمات کے ساتھ بھی گہری ہم آہنگی رکھتے ہیں، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ پختون معاشرت میں مذہبی اور ثقافتی اقدار کے درمیان توازن قائم کیا جا سکتا ہے۔

تحقیق سے یہ بھی عیاں ہوا کہ پختون معاشرت میں کچھ غیر اسلامی عناصر موجود ہیں جو صدیوں پرانی قبائلی روایات اور سماجی دباؤ کے نتیجے میں رائج ہوئے ہیں۔ان میں خون کے بدلے خون کی روایت، فضول اخراجات اور اسراف، خواتین کے حقوق کی پامالی، اور طویل دشمنیاں شامل ہیں۔یہ عناصر نہ صرف اسلامی شریعت کے اصولوں کے خلاف ہیں بلکہ معاشرت میں عدم توازن، ظلم و زیادتی اور نفرت کو بھی فروغ دیتے ہیں۔اس لیے ضروری ہے کہ پختون ثقافت میں اصلاحی اقدامات کیے جائیں تاکہ یہ عناصر کم ہوں اور اسلامی اصولوں کے مطابق معاشرتی زندگی کو ڈھالا جائے۔

اسلامی شریعت کی روشنی میں اصلاح اور تشکیل نو کا مقصد صرف غیر اسلامی رویوں کو ختم کرنا نہیں بلکہ ثقافتی اقدار کو مضبوط، مثبت اور انسانی حقوق کے مطابق ڈھالنا بھی ہے۔مثلاً، مہمان نوازی کو محض ایک ثقافتی فخر کے بجائے ایک دینی اور اخلاقی فریضہ کے طور پر اپنانا، عدل و انصاف کو جرگہ نظام کے ذریعے مضبوط کرنا، اور خواتین کے حقوق کی مکمل رعایت کرنا، ان اصلاحات کے اہم پہلو ہیں۔اس عمل سے نہ صرف معاشرتی اتحاد اور بھائی چارہ فروغ پاتا ہے بلکہ فرد کی تربیت، اخلاقی شعور اور سماجی ذمہ داری بھی مضبوط ہوتی ہے۔

مروّت کی اسلامی تشکیل نو بھی ایک اہم پہلو ہے۔پختون معاشرت میں مروّت کے قدیم اصول، جیسے عزت، بہادری، مہمان نوازی اور انصاف، اسلام کی تعلیمات کے مطابق درست اور متوازن کیے جا سکتے ہیں۔اس کے ذریعے ثقافتی ورثے کو برقرار رکھتے ہوئے معاشرتی رویوں کو انسانی اور اخلاقی معیار کے مطابق ڈھالا جا سکتا ہے، تاکہ نوجوان نسل اسلام کے اخلاق اور سماجی اصولوں سے روشناس ہو اور معاشرت میں مثبت کردار ادا کرے۔

خلاصہ یہ ہے کہ پختون ثقافت اور اسلامی تعلیمات کے درمیان ایک مضبوط تعلق اور ہم آہنگی قائم کی جا سکتی ہے۔اسلامی اصولوں کی روشنی میں پختون معاشرت میں موجود مثبت عناصر کو فروغ دینا اور غیر اسلامی عناصر کی اصلاح کرنا ایک متوازن، اخلاقی اور سماجی فریم ورک فراہم کرتا ہے۔اس طرح نہ صرف معاشرتی ہم آہنگی، عدل اور بھائی چارہ قائم رہتا ہے بلکہ ثقافتی ورثہ بھی محفوظ رہتا ہے۔اس تحقیق کے نتائج سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ پختونولی اور اسلام کی ہم آہنگی، فرد اور معاشرہ دونوں کی تربیت، اخلاقی بیداری اور سماجی ترقی کے لیے لازمی ہے، اور یہ امت مسلمہ کے عالمی اقدار کے ساتھ مطابقت پذیر ثقافتی شناخت کی تشکیل میں معاون ثابت ہوتی ہے۔

خلاصہ

پختون معاشرت ایک قدیم اور منفرد سماجی ڈھانچہ ہے جو صدیوں پر محیط تجربات، قبیلائی نظام، خاندانی تنظیم اور روایتی اقدار پر قائم ہے۔پختونولی کے اصول، جیسے مہمان نوازی، عزت و غیرت، عدل و انصاف اور اجتماعی تعاون، اسلامی تعلیمات کے ساتھ ہم آہنگ ہیں اور معاشرتی اتحاد، اخلاقی تربیت اور فرد کی شرافت کو فروغ دیتے ہیں۔ تاہم، خون بہا، فضول خرچی، خواتین کے حقوق کی پامالی اور طویل دشمنیاں جیسے غیر اسلامی عناصر بھی موجود ہیں، جن کی اصلاح اسلامی شریعت کے مطابق ضروری ہے۔اسلامی تناظر میں اصلاح اور تشکیل نو کے ذریعے پختون ثقافت کی مثبت اقدار برقرار رہتی ہیں، غیر اسلامی عناصر ختم ہوتے ہیں، اور معاشرت میں عدل، بھائی چارہ اور اخلاقی بلندی قائم رہتی ہے۔

CC BY

خلاصہ یہ کہ پختونولی اور اسلامی تعلیمات کی ہم آہنگی معاشرتی ہم آہنگی، اخلاقی تربیت اور ثقافتی شناخت کے تحفظ کے لیے نہایت اہم ہے، اور اس سے فرد اور معاشرہ دونوں کی ترقی ممکن ہوتی ہے۔

نتائج

اس تحقیقی آرٹیکل کے نتائج درج ذیل نکات میں بیان کیا جا سکتا ہے:-

1. پختون معاشرت کی ثقافتی بنیادیں مضبوط اور منفرد ہیں

تحقیق سے واضح ہوا کہ پختون معاشرت ایک پیچیدہ مگر مستحکم سماجی ڈھانچہ رکھتی ہے جو صدیوں کے تجربات، قبیلائی نظام، خاندانی تنظیم اور روایتی اقدار پر قائم ہے۔ پختونولی کے اصول فرد کی تربیت، اخلاقی رویوں اور اجتماعی ہم آہنگی کو فروغ دیتے ہیں۔

2. پختونولی اور اسلامی تعلیمات میں ہم آہنگی موجود ہے

مہمان نوازی، عدل و انصاف، عزت و غیرت اور اجتماعی تعاون جیسے عناصر نہ صرف پختون ثقافت کی بنیاد ہیں بلکہ اسلامی تعلیمات کے مطابق بھی ہیں۔جرگہ نظام میں مشاورت اور اجتماعی فیصلہ سازی، اور خاندانی نظام میں عزت و شرافت کا احترام، اسلام کے اصولوں سے مطابقت رکھتے ہیں۔

3. غیر اسلامی عناصر موجود ہیں اور اصلاح کے متقاضی ہیں

تحقیق نے یہ بھی واضح کیا کہ خون بہا، غیر ضروری فضول خرچی، خواتین کے حقوق کی پامالی، اور طویل دشمنیاں جیسے رویے پختون معاشرت میں رائج ہیں جو اسلامی شریعت کے خلاف ہیں۔ان عناصر کی اصلاح نہ صرف مذہبی بلکہ معاشرتی ضرورت ہے۔

4. اسلامی اصولوں کی روشنی میں اصلاح ممکن ہے

پختون ثقافت میں مثبت عناصر کو برقرار رکھتے ہوئے غیر اسلامی رویوں کی اصلاح کی جا سکتی ہے۔مروّت، مہمان نوازی اور عدل و انصاف جیسے عناصر کو اسلامی تعلیمات کے مطابق فروغ دیا جا سکتا ہے، جبکہ انتقام، فضول خرچی اور غیر شرعی رسومات کو کم کیا جا سکتا ہے۔

5. نوجوان نسل کی تربیت اور شعور ضروری ہے

تحقیق سے یہ نتیجہ بھی اخذ ہوتا ہے کہ نئی نسل کو اسلامی اصولوں اور پختونولی کی ہم آہنگی کے بارے میں شعور فراہم کرنا لازمی ہے۔اس سے معاشرت میں اخلاقی، دینی اور ثقافتی تربیت کا فروغ ممکن ہوگا۔

6. ثقافتی ورثے اور دینی اصولوں کا توازن قائم رہتا ہے

اسلامی تعلیمات کے مطابق اصلاح کے ذریعے پختون معاشرت میں ثقافتی ورثہ محفوظ رہتا ہے، اور سماجی، اخلاقی اور دینی معیار کے ساتھ ایک متوازن فریم ورک قائم ہوتا ہے۔اس سے معاشرت میں اتحاد، بھائی چارہ، عدل و انصاف اور انسانی ہمدردی مضبوط ہوتی ہے۔

مصادر (Bibliography)

1. ارسلان، احمد، پختون ثقافت کے اصول اور روایات، یونیورسٹی آف پشاور، 2010۔
2. الیاس، اختر، ثقافت اور سماجیات، نیشنل بک فاؤنڈیشن، اسلام آباد، 2007۔
3. ایچ ڈبلیو بیلی، پشتونولی، دی پٹھانز کوڈ آف آنر، آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، کراچی، 1980۔
4. عبدالقدوس، پختون ثقافت اور جرگہ نظام، پشاور یونیورسٹی پریس، 2015۔
5. گل، حبیب الرحمن، قبائلی روایات اور اسلامی شریعت، کراچی: علم و عرفان پبلی کیشنز، 2016۔
6. گنداپور، سردار محمد خان، پٹھانوں کی تاریخ، نیشنل بک فاؤنڈیشن، اسلام آباد، 2003۔
7. خان، اسلم، پختون معاشرتی اقدار اور خاندانی نظام، لاہور: پبلشر، 2015۔
8. قشیری، ابو الحسن، مسلم بن حجاج، صحیح مسلم، دار احیاء التراث العربی، بیروت، حدیث نمبر 74۔
9. رحیم، محمد، پختون معاشرتی ڈھانچہ اور اقدار، پشاور: سٹوڈنٹس پبلیشر، 2025۔
10. روزنامہ دنیا، ثقافتی رسومات: گودر، نوتے اور مہمان نوازی، روزنامہ دنیا۔
11. یوسفزئی، ناصر، پختونولی اور معاشرتی اصول، اسلام آباد: نیشنل پبلیشر، 2012۔

---

[1] رحیم، محمد، پختون معاشرتی ڈھانچہ اور اقدار، پشاور: سٹوڈنٹس پبلیشر، 2025، جلد 1، صفحہ 5۔

[2] ارسلان، احمد، پختون ثقافت کے اصول اور روایات، یونیورسٹی آف پشاور، 2010، جلد 1، صفحہ 23۔

[3] خان، اسلم، پختون معاشرتی اقدار اور خاندانی نظام، لاہور: پبلشر، 2015، جلد 2، صفحہ 45۔

[44] یوسفزئی، ناصر، پختونولی اور معاشرتی اصول، اسلام آباد: نیشنل پبلیشر، 2012، جلد 1، صفحہ 12۔

[5] رحیم، محمد، پختون معاشرتی ڈھانچہ اور اقدار، جلد 1، صفحہ 30۔

[6] ارسلان، احمد، پختون ثقافت کے اصول اور روایات، جلد 1، صفحہ 35۔

[7] ارسلان، احمد، پختون ثقافت کے اصول اور روایات، جلد 1، صفحہ 35۔

[8] خان، اسلم، پختون معاشرتی اقدار اور خاندانی نظام،جلد 2، صفحہ 60۔

[9] یوسفزئی، ناصر، پختونولی اور معاشرتی اصول،جلد 1، صفحہ 28۔

[10] یوسفزئی، ناصر، پختونولی اور معاشرتی اصول،جلد 1، صفحہ 50۔

[11] رحیم، محمد، پختون معاشرتی ڈھانچہ اور اقدار،جلد 1، صفحہ 55۔

[12] خان، اسلم، پختون معاشرتی اقدار اور خاندانی نظام، جلد 2، صفحہ 70۔

[13] ارسلان، احمد، پختون ثقافت کے اصول اور روایات، جلد 1، صفحہ 42۔

[14] رحیم، محمد، پختون معاشرتی ڈھانچہ اور اقدار،جلد 1، صفحہ 60۔

[15] رحیم، محمد،پختون معاشرتی ڈھانچہ اور اقدار، جلد 2، صفحہ 75۔

[16] خان، اسلم، پختون معاشرتی اقدار اور خاندانی نظام، جلد 2، صفحہ 80۔

[17] یوسفزئی، ناصر، پختونولی اور معاشرتی اصول، جلد 2، صفحہ 65۔

[18] ارسلان، احمد، پختون ثقافت کے اصول اور روایات، جلد 2، صفحہ 90۔

[19] یوسفزئی، ناصر، پختونولی اور معاشرتی اصول،جلد 1، صفحہ 67۔

[20] رحیم، محمد، پختون معاشرتی ڈھانچہ اور اقدار،جلد 1، صفحہ 65۔

[21] روزنامہ دنیا، ثقافتی رسومات: گودر، نوتے اور مہمان نوازی، روزنامہ دنیا/281۔

[22] سورۃ النحل: 90

CC BY

[23] عبدالقدوس، پختون ثقافت اور جرگہ نظام، ن،پشاور یونیورسٹی پریس،س، 2015/ 1/ 233۔

[24] عبدالقدوس، پختون ثقافت اور جرگہ نظام/ 1/ 123۔

[25] رحیم، محمد، پختون معاشرتی ڈھانچہ اور اقدار، جلد 1، صفحہ 55۔

[26] یوسفزئی، ناصر، پختونولی اور معاشرتی اصول، جلد 1، صفحہ 70۔

[27] خان، اسلم، پختون معاشرتی اقدار اور خاندانی نظام، جلد 2، صفحہ 65۔

[28] ارسلان، احمد، پختون ثقافت کے اصول اور روایات، جلد 1، صفحہ 88۔

[29] الیاس، اختر، ثقافت اور سماجیات،ن، نیشنل بک فاؤنڈیشن، اسلام آباد،س، 2007ء، جلد 1، صفحہ 45۔

[30] یوسفزئی، ناصر، پختونولی اور معاشرتی اصول، جلد 2، صفحہ 112۔

[31] خان، اسلم، پختون معاشرتی اقدار اور خاندانی نظام، جلد 1، صفحہ 130۔

[32] ارسلان، احمد، پختون ثقافت کے اصول اور روایات، جلد 2، صفحہ 101۔

[33] رحیم، محمد، پختون معاشرتی ڈھانچہ اور اقدا، جلد 2، صفحہ 95۔

[34] گل، حبیب الرحمن، قبائلی روایات اور اسلامی شریعت، کراچی: علم و عرفان پبلی کیشنز، 2016، جلد 1، صفحہ 142۔

[35] ایچ ڈبلیو بیلی، پشتونولی،ن،دی پٹھانز کوڈ آف آنر، آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، کراچی،س 1980، جلد 1، صفحہ 18۔

[36] گنداپور،سردار محمد خان ، پٹھانوں کی تاریخ،ن، نیشنل بک فاؤنڈیشن، اسلام آباد،س، 2003ء، جلد 1، صفحہ 92۔

[37] ایچ ڈبلیو بیلی، پشتونولی،ن،دی پٹھانز کوڈ آف آنر، آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، کراچی،س 1980،جلد 1، صفحہ 174۔

[38]، گنداپور،سردار محمد خان ، پٹھانوں کی تاریخ،ن جلد 1، جلد 168۔

[39] سورۃالذاریات: 24-26۔

[40] قشیری،ابو الحسن،مسلم بن حجاج، صحیح مسلم،ن،دار احیاء التراث العربی،بیروت،سطن۔رقم الحدیث74۔

[41] قشیری،ابو الحسن،مسلم بن حجاج، صحیح مسلم،رقم الحدیث74۔

OPEN ACCESS